Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۸/۶۳ | ۲۸ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۹۴ھ ۲۰ احسان سنہ ۱۳۵۳ھش ۲۰ جون سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۳۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

" طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمدللہ "

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۲۰ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ محترم نواب زادہ محمد احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہو رہی ہے ۔ گھبراہٹ میں بھی (باقی صفحہ ۶ پر)

مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

" حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ اور اس کی رُوح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہی ہے ۔ مگر دعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف مُونہہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دعا ہو گئی ۔ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے ۔ دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے ۔ دعا تذلّل اور انکسار کا مجسّم نمونہ بن جانے کا نام ہے ۔ جو شخص صرف رسمی طور پر مونہہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلّل اور انکسار کی حالت اسکے اندر پیدا نہیں ہوتی ۔ جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرّہ دعا کے وقت محبت کی تجلیوں سے تھرتھرا نہیں رہا ہوتا وہ دعا سے تمسخر کرتا ہے ۔ وہ اپنا وقت ضائع کرکے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے ۔ پس ایسی دعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو ۔ وہ دعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے ۔ جب تم دعا کرو تو تمہارا ہر ذرّہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو ، تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اسکی عنایتوں کا لطف اُٹھا رہی ہو ۔ تب اور صرف تب تم دعا کرنیوالے سمجھے جا سکتے ہو ۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشقِ الٰہی پر ہو اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شے نہیں بلکہ اس کی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے ۔ ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّیٰ پر بیٹھ کر دعا کرے بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دعا کر رہا ہوتا ہے " ۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۸۹)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

" ہمیں بجز خادمِ اسلام ہونے کے اور کوئی دعویٰ بالمقابل نہیں "

" جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افتراء کرتا ہے "

(۱) " یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں بجز خادمِ اسلام ہونے کے اور کوئی دعویٰ بالمقابل نہیں ہے اور جو شخص ہماری طرف اِس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افتراء کرتا ہے ۔ ہم اپنے نبی کریم ؐ کے ذریعہ سے فیض و برکات پاتے ہیں اور قرآن کے ذریعہ سے ہمیں فیضِ معارف ملتا ہے سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے برخلاف کچھ بھی دِل میں نہ رکھے ورنہ وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا جوابدہ ہوگا ۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابلِ مواخذہ ہے " ۔ (الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

(۲) " ہم مسلمان ہیں اور اُمّتِ محمدی ہیں اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی یا قبلہ سے رُوگردانی کُفر ہے ۔ کُل احکامِ پیغمبری کو ہم مانتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بدذاتی ہے اور ہمارا دعویٰ قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے ۔ اتّباعِ نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کوئی کلمہ یا نماز یا حج یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی ۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اِس دین کی خدمت کریں اور اِس کو کُل مذاہب پر غالب کرکے دکھلا دیں ۔ قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبرِ خدا سے ثابت ہیں اتّباع کریں ۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو ہم واجب العمل سمجھتے ہیں اور بخاری اور مُسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں " ۔ (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ ماہ احسان ۱۳۵۳ھش

دعاؤں کی قبولیت کیلئے استغفار ضروری ہے

اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انہیں قبول کر کے انہیں مشکلات و مصائب سے نجات دیتا اور انہیں ان کی مرادیں عطا کرتا ہے لیکن دعاؤں کی قبولیت کی ایک لازمی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رقت اور اضطراب و گدازش کے ساتھ پورے استقلال اور مداومت سے دعا کی جائے اور مایوسی کو ہرگز کبھی قریب نہ آنے دیا جائے اور اس ایمان و یقین میں ذرہ بھر بھی تزلزل نہ آنے دیا جائے کہ ہمارا قادر و عزیز اور مجیب خدا ضرور ہماری دعاؤں کو قبول کر کے ہمیں کامیاب و بامراد کرے گا۔ کیونکہ حدیث قدسی ہے:-

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْکُرُنِیْ (مسلم کتاب التوبہ)

میں اپنے بندہ سے اس کے حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی میرا وہ ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

پس رقت، اضطراب، گدازش اور پورے استقلال کے ساتھ دعا کرنا اور کرتے چلے جانا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس ایمان اور یقین میں ذرا بھر بھی تزلزل نہ آنے دیا جائے کہ ہمارا رحمٰن و رحیم خدا ہماری دعائیں ضرور قبول کریگا۔ جتنا پختہ اس بات پر ایمان ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرے گا اور رجوع برحمت ہوکر تائید و نصرت سے نوازے گا۔

اب جہاں تک دعاؤں میں رقت اور اضطراب و گدازش پیدا ہونے کا تعلق ہے یہ کیفیت اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کئے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ صلح صفائی کئے بغیر میسر نہیں آتی۔ جب خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرے بندے نے مجھ سے ملنے کی خواہش اور میری رضاء کی خاطر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرلی ہے اور ہر طرح سے مجھے راضی کرنے کی غرض سے مجاہدہ میں مصروف ہے تو وہ رقت اور اضطراب و گدازش کی کیفیت اس پر وارد کردیتا ہے اور یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بندہ پر رجوع برحمت ہوکر اسے قبولیت دعا کے حظ سے نوازنا چاہتا ہے۔

اُدھر ہر چند کہ پاک تبدیلی کے لئے مجاہدہ ضروری ہوتا ہے لیکن کوئی شخص بھی محض ذاتی مجاہدے کے بل پر پاک نہیں ہوسکتا۔ وہ پاک اُس وقت ہی ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو۔ اور حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ جب وہ کسی مشکل یا مصیبت سے رہائی کے لئے دعا کرے تو اپنے اندر پاک تبدیلی کے لئے بھی ساتھ ہی دعا کرے اور ان ایام میں توبہ و استغفار اور رجوع الی اللہ کا خاص اہتمام رکھے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو خدا تعالیٰ یقیناً رجوع برحمت ہوگا اور اس کی دعا کو قبول کرکے اس کی مراد اسے عطا کردے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعاؤں کی قبولیت کے ضمن میں پاک تبدیلی اور اس غرض کے ماتحت توبہ و استغفار کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں نے دعا کی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نری دعائیں کچھ نہیں کرسکتیں جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امر نہ ہو۔ دیکھو اہل حاجت لوگوں کو کس قدر تکالیف ہوتی ہیں مگر حاکم کے ذرا کہہ دینے اور توجہ کرنے سے وہ دور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے امر سے سب کچھ ہوتا ہے۔ میں دعا کی قبولیت کو اُس وقت محسوس کرتا ہوں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر اور اذن ہو کیونکہ اُس نے اُدْعُوْنِیْ تو کہا ہے مگر اَسْتَجِبْ لَكُمْ بھی ہے۔

یہ ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں ایک پاک تبدیلی کرے اور اندر ہی اندر خدا تعالیٰ سے صلح کرلے اور یہ معلوم کرے کہ وہ دنیا میں کس غرض کے لئے آیا ہے اور کہاں تک اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض نہیں کرتا اُس وقت تک کسی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتا لیکن اگر انسان تبدیلی کرلے تو خدا تعالیٰ پھر رجوع برحمت ہوتا ہے۔ اُس وقت طبیب کو بھی سوجھ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر کوئی امر مشکل نہیں بلکہ اس کی تو شان ہے۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

...... خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی۔ مگر اس کے لئے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے اس کی زندگی میں ترقی دیدیتا ہے۔ ہماری کتاب میں اس کی بابت صاف لکھا ہے وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ۔ ایسا ہی پہلی کتابوں سے پایا جاتا ہے۔ حزقیل نبی کی کتاب میں بھی درج ہے

...... سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہوسکتا۔ توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ خدا نے یہی فرمایا ہے کہ دعا قبول کروں گا اور کبھی کہا کہ میری قضاء و قدر مانو۔ اس لئے میں تو جب تک اذن نہ ہولے کم امید قبولیت کی کرتا ہوں۔ بندہ نہایت ہی ناتوان اور بے بس ہے۔ پس خدا کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہیئے۔"

(ملفوظات (فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء) جلد سوم صفحہ ۳۱۸-۳۱۹)

اصل بات یہی ہے کہ قبولیت دعا کا حظ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ دعا کرنے والے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کریں اور اس غرض کے ماتحت دن اور رات استغفار اور توبہ میں لگے رہیں۔ مامورین الٰہی اور انکے متبعین کی دعائیں بکثرت قبول ہونے کا راز ہی یہی ہے کہ وہ استغفار اور توبہ میں مداومت اختیار کرکے نہ صرف اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرتے ہیں بلکہ خود پاک ہونے کے بعد دوسروں کو پاک کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ اس طرح ان کا وجود نافع الناس بن جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں ہر خطرہ سے بچاتا اور ان کی خود حفاظت کرتا ہے اور ان کی دعاؤں کو قبولیت کے شرف سے نوازتا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں احباب کو دن اور رات استغفار کرنے اور دعاؤں میں مصروف رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ حق یہ ہے کہ استغفار کی کثرت کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔

اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اس سلسلہ میں داخل ہوکر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی برے دن نہیں آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و رضا

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا، ترکِ رضائے خویش پئے مرضی خدا

(مکرم امین اللہ صاحب سالک مربی سلسلہ احمدیہ)

ہر چند کہ انسان آزمائش سے بچنے کا متمنی ہے تاہم قدرت اسے آزمائش کے پیمانوں سے جانچتی ہے نقصانات پر صبر و رضا کا نمونہ پیش کرنے سے خدا تعالیٰ بیش از بیش نعماء سے نوازتا ہے اور صبر دلوں کو فتح کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اس حقیقت کی نشاندہی کی ہے کہ محض اپنے تئیں حضور علیہ السلام کی جماعت میں شمار کئے جانا کافی نہیں بلکہ یہ امر از بس ضروری ہے کہ اسلامی اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سچ مچ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کریں اور مصائب و شدائد کے باوجود صبر و استقامت کا حسین نمونہ پیش کریں آپ نے فرمایا :-

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا تعالیٰ کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو . . . . . ہیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے . . . اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔"

(کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ اور اسی طرح ہمیں ہدایت فرمائی۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی ہر لمحہ و ہر آن اور ہر حال و ہر کیف ہمیں اپنے مقام عبدیت کا عرفان ہونا چاہیئے۔ اور ہمارا ہر قول اور ہمارا ہر عمل اس مقصدِ تخلیق - عبدیت - کے سانچے میں ڈھلا ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است کوئی بھی حالت ہو۔ مسرت کی یا مصیبت کی۔ کسی تکلیف کی یا آزمائش کی۔ ہمیں بہر حال آسمان سے اپنا پختہ تعلق برقرار رکھنا چاہیئے۔

صدمہ اولیٰ۔ صدمہ کی اولین ساعتوں کے وقت صبر حقیقی صبر ہے ورنہ جزع فزع کے بعد تھک کر جو حالت ضرورتاً پیدا ہو جاتی ہے، اس کا نام حقیقی صبر نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء اور شہرۂ آفاق تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں رقم فرماتے ہیں :

"منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اسکو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے۔ لیکن جاننا چاہیئے کہ خدا کی پاک کتاب کی رو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرور ظاہر ہو جاتی ہے یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے آخر بہت سا بخار نکال کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے۔ پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں۔ ان کو خلق سے کچھ تعلق نہیں بلکہ اس کے متعلق خلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے تو اس چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے اور یہ کہے کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں۔ اس خلق کے متعلق خدا تعالیٰ کا پاک کلام قرآن شریف ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ
مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ
وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ
الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم
مُّصِيبَةٌ قَالُوا
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ
رَاجِعُونَ ۝
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ
مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

(بقرہ آیات ۱۵۷، ۱۵۸)

یعنی اے مومنو! ہم تمہیں اس طرح پر آزماتے رہیں گے کہ کبھی کوئی خوفناک حالت تم پر طاری ہوگی اور کبھی فقر و فاقہ تمہارے شامل حال ہوگا اور کبھی تمہارا مالی نقصان ہوگا اور کبھی جانوں پر آفت آئے گی اور کبھی اپنی محنتوں میں ناکام رہو گے اور حسب المراد نتیجے کوششوں کے نہیں نکلیں گے اور کبھی تمہاری پیاری اولاد مرے گی پس ان لوگوں کو خوشخبری ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی چیزیں ہیں اور اسی کی امانتیں اور اس کے مملوک ہیں۔ پس حق یہی ہے کہ جس کی امانت ہے اسی کی طرف رجوع کرے۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہیں جو خدا کی راہ کو پا گئے۔

غرض اس خلق کا نام صبر اور رضا برضاء الٰہی ہے اور ایک طور سے اس خلق کا نام عدل بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کی تمام زندگی میں اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اور نیز ہزارہا باتیں اس کی مرضی کے موافق ظہور میں لاتا ہے اور انسان کی خواہش کے مطابق اس قدر نعمتیں اسکو دے رکھی ہیں کہ انسان شمار نہیں کر سکتا تو پھر یہ شرط انصاف نہیں کہ اگر وہ کبھی اپنی مرضی بھی منوانا چاہے تو انسان منحرف ہو اور اس کی رضا کے ساتھ راضی نہ ہو اور چون و چرا کرے یا بے دین اور بے راہ ہو جائے۔"

خدا تعالیٰ تبارک و تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت نصائح کے مطابق صبر و رضا کی راہوں کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق دے اور خدا کرے۔ ذوالجلال والاکرام اپنی مبارک منشاء کے مطابق ہمیں استقامت اور استقلال کا نمونہ بنائے۔ آمین

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔"

(مسیح موعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار

بشری کمزوریوں کے بد نتائج سے محفوظ رہنے کا ذریعہ

(مکرم شیخ خورشید احمد صاحب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ ماہ احسان (جون) کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو یہ تاکیدی نصیحت فرمائی ہے کہ وہ

"وہ دن رات اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے استغفار اور دعائیں کرنے اور اپنی فطرت کے لئے خدا تعالیٰ سے اسی کی طاقت کا سہارا مانگنے اور اسی طرح اسی کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتے رہیں"

استغفار کی اہمیت اور عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ

استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا۔ ویمددکم باموال وبنین۔ ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا۔

(نوح رکوع ۱)

یعنی اے لوگو! اپنے رب سے بخشش مانگو وہ بخشنے والا ہے۔ وہ تمہارے استغفار کے نتیجہ میں بارشیں برسائے گا اور تمہیں مال اور اولاد عطا کرے گا اور تمہارے لئے باغات اور نہریں جاری کرے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کیلئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح روحانی مگدر استغفار ہے اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے"

(ملفوظات جلد دوم)

اس وقت جماعت احمدیہ جن حالات سے گذر رہی ہے۔ ان میں بالخصوص دعاؤں اور استغفار پر زور دینے کی بہت ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوررس نگاہ نے بہت عرصہ قبل ہی آنے والے حالات کا اندازہ لگا لیا تھا۔ چنانچہ حضور مختلف رنگوں میں جماعت کو ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کر رہے تھے اور اسی ضمن میں دعاؤں اور استغفار پر زور دینے کی خاص طور پر تاکید فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جو افتتاحی خطاب فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"ہمیں کہا گیا ہے کہ تم اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو اور اپنی اولادوں کو غرض ہر اس چیز کو جو تمہاری طرف منسوب ہوتی ہے اور تم اپنے آپ کو اس کا مالک سمجھتے ہو اسے خدا کی راہ میں قربان کر دو تاکہ خدا کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بنی نوع انسان کے دل میں بیٹھ جائے۔

اس آواز کو سن کر اس پر لبیک کہتے ہوئے ہم ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئے لیکن اے ہمارے رب! ہم کمزور ہیں ہماری فطرت میں بھی کمزوری ہے ہماری غفلتوں کے نتیجہ میں بھی ہم سے کمزوریاں اور گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا ۝

اے ہمارے محبوب آقا! ہمارے مالک خالق خدا!! تو اپنے فضل سے اپنے فرشتوں کے ذریعہ ہمارے لئے ایسے سامان پیدا کر کہ ہم گناہوں اور غفلتوں اور سستیوں اور کوتاہیوں سے ہمیشہ بچے رہیں۔ اگر کبھی ہم سے بشری کمزوری کے نتیجہ میں غفلت اور گناہ سرزد ہو جائیں تو اے ہمارے پیارے رب! تو ہمیں ہماری غفلتوں اور گناہوں کے برے نتائج سے بچا اور اور تو ہمیں اپنی راہ میں اس قسم کی اور اس قدر نیکیوں کی توفیق عطا فرما کہ گویا ہم نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں کیونکہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیا کرتی ہیں۔

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۷۴ء

افتتاحی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خود ہی محض اپنے فضل سے ہمیں صحیح رنگ میں مقبول دعائیں اور استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمیں خدا کی مدد و نصرت کا وہ سہارا ہمیشہ حاصل رہے جس کے نتیجہ میں انسان تمام بشری کمزوریوں کے بد اثرات سے محفوظ ہو کر اس کی پناہ اور حفاظت میں آجاتا ہے۔

آمین۔

تعلیم القرآن کے بارہ میں
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"قرآن مجید روحانی علوم کا ایک انمول خزانہ ہے جس سے محرومی ابدی بدبختی کا نشان ہے .... پس اے عزیزو قرآن کریم کو حرز جان بناؤ۔ اسے ہمیشہ پڑھتے رہو۔ فکر اور تدبر سے اس کے مضامین سمجھنے کی کوشش کرتے رہو تمام دینی اور دنیوی برکتیں اس سے حاصل کرو اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن ...... وطن عزیز کا ہر طبقہ اور ملک کا ہر گوشہ اس نور کا محتاج ہے۔"

الفضل ۵ مارچ ۱۹۷۴ء

احباب اس قیمتی خزانہ سے ہمیشہ بہرہ ور ہوتے رہیں۔

حسین ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ربوہ

احمدی بچوں اور بچیوں کا دل پسند
ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

یہ رسالہ ابتداءً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۶ء میں جاری فرمایا تھا اور اب یہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر نگرانی احمدی بچوں اور بچیوں کے لیے جریدہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور دن بدن مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔

تشحیذ الاذہان میں آپ کیا پائیں گے؟ قرآن پاک اور احادیث میں سے پیارے پیارے پر حکمت کلمات • حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے روح پرور ملفوظات • بزرگوں اور دیگر بڑی شخصیتوں کے زریں اقوال • اسلام اور احمدیت سے واقفیت پیدا کرنے والے عمدہ مضامین • اچھی اچھی دلوں کو لبھانے والی نظمیں • بلند اخلاق پیدا کرنے والے مفید تربیتی مضامین • نصیحت آموز دلچسپ کہانیاں اور تاریخی واقعات • مفید و دلچسپ علمی و سائنسی معلومات • دماغی ورزشیں اور بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف ——— اور ان سب کے علاوہ دیگر بہت سے مفید اور بے حد دلچسپ کالم۔

سال بھر کے رسالوں کی کل قیمت صرف ۶ روپے

جملہ خط و کتابت بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نمبر شمار	نام	رقم
۱	میاں شریف احمد صاحب جھنگ صدر	۱۰/- روپے
۲	″ رفیق احمد صاحب ″ ″	۱۰/- ″
۳	مسٹر عبدالسلام صاحب ″ ″	۲۵/- ″
۴	مسید عبدالحی صاحب ″ ″	۲۵/- ″
۵	شیخ رشید احمد صاحب ″ ″	۳۰/- ″
۶	کیپٹن ظفر علی صاحب اوکاڑہ	۱۰/- ″
۷	شیخ فضل محمد۔ نذیر احمد صاحبان ″	۱۰/- ″
۸	چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۵۰/۱۲۰	۱۰/- ″
۹	محترمہ برکت بی بی صاحبہ مرحومہ ″	۱۰/- ″
۱۰	مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ	۱۰/- ″
۱۱	ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ مجوکہ مانگٹ اونچے	۲۰/- ″
۱۲	مکرم بابو کرم الٰہی صاحب سیالکوٹ	۱۰/- ″
۱۳	محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ″	۱۰/- ″
۱۴	مکرم چوہدری رحمت علی صاحب راولپنڈی	۲۲/- ″
۱۵	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ	۱۰/- ″
۱۶	افضال احمد صاحب منیر بہاولپور	۱۰/- ″
۱۷	شیخ عبداللطیف پراچہ سرگودہا	۲۰/- ″
۱۸	حاجی محمد فاضل صاحب مع اہلیہ صاحبہ ربوہ	۱۵۰۰/- ″
۱۹	میاں اللہ بخش صاحب راولپنڈی	۱۰/- ″
۲۰	شفیق احمد خاں صاحب ″	۱۵/- ″
۲۱	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۳۶۵/- ″
۲۲	″ ″ ″ ″ ″ کوٹلی آزاد کشمیر	۱۵/- ″
۲۳	″ ″ ″ ″ ″ کالا گجراں	۵۰/- ″
۲۴	″ ″ ″ ″ ″ بشیر آباد	۴۵/- ″
۲۵	لجنہ اماء اللہ کراچی	۱۰/- ″
۲۶	ڈاکٹر مرزا ارشاد علی صاحب کراچی	۱۰۰/- ″

ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹیں

ماہِ جون کا دوسرا ہفتہ (۷؍جون تا ۱۴؍جون) قرآن مجید کا ہفتہ مقرر کیا گیا تھا۔ جماعتوں کو اس ہفتہ کے مضامین پر تقاریر کے لئے ایک مطبوعہ پمفلٹ بھی بھجوایا گیا تھا۔

ملکی حالات کی وجہ سے ساری جماعتوں میں یہ ہفتہ نہیں منایا جا سکا۔ ہاں جن جن جماعتوں میں پاکستان میں یا بیرونی ممالک میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رپورٹیں بہت جلد نظارت تعلیم القرآن میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

امسال ہفتہ تربیت انصار اللہ کے لئے ۲۳ تا ۲۸؍احسان (جون) کی تاریخیں مقرر تھیں۔ صدر محترم کے ارشاد پر تا اطلاع ثانی ہفتہ تربیت کی تاریخیں ملتوی کر دی گئی ہیں۔ نئی تاریخوں کی بعد میں اطلاع دی جائے گی۔ مجالس مطلع رہیں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان انصار اللہ کی تاریخ میں تبدیلی

مجلس انصار اللہ کا سہ ماہی دوم کا امتحان جو ۲۸ جون کو ہونے والا تھا وہ اب انشاء اللہ العزیز ۲۶/۲۸ جولائی کو ہوگا۔ تمام زعماء/زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ وہ اراکین کو اس تبدیلی سے مطلع کر دیں اور انہیں اس کی تیاری کی طرف متوجہ کریں۔

اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:۔

(۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۵ ربع سوم۔ (۲) رسالہ "سبز اشتہار"
(۳) خلافت کا مفہوم اور اس کی ضرورت۔ (۴) مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضور کے الہامات کی روشنی میں۔

نصاب کے جزو ۳ اور ۴ کے بارے میں الفضل مورخہ ۷؍مئی اور ۲۶؍مئی میں مضامین شائع کئے جا چکے ہیں۔ اراکین ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قرآن کریم کے سات سو احکام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اُوپر بند کرتا ہے۔" (کشتی نوح)

کیا آپ ان سات سو احکام کی تفصیل سے واقف ہیں؟ اگر نہیں تو آج سے ہی قرآن کریم کا باترجمہ مطالعہ شروع کریں اور تمام احکام سے باخبر ہوں۔ (قائد تعلیم انصار اللہ)

چوکیدار کی ضرورت:۔ ایک دیانتدار اور محنتی چوکیدار کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواستیں محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوائیں۔

امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ سائیکل چلانا جانتے ہوں اور کچھ پڑھے لکھے ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعطیلات موسم گرما کے دوران

طلباء کیلئے سُنہری موقعہ

- اگر آپ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران تعلیمی کمی کو پورا کر کے ہونہار طلباء کی صف میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔
- اگر کوئی بنیادی تعلیمی کمزوری آپ کی صلاحیتوں کو اُبھرنے میں رکاوٹ بن گئی ہے۔
- اگر آپ جدید طریقہ تعلیم کے مطابق پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں
- اگر آپ کسی تعلیمی یا نفسیاتی الجھن سے دوچار ہیں تو ہمارے سنٹر میں فوراً تشریف لائیے۔

وقت: شام ۴ بجے سے رات ۹ بجے تک۔

(ایسوسی ایٹ ٹیوٹرز اسٹوڈنٹ گائیڈنس اینڈ ٹیوٹوریل سنٹر بیت العزیز دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ)

بغیر اپریشن کے بواسیر (موذی مرض)

پائلز کیور PILES CURE کے

صرف چار کیپسولز سے ختم۔ قیمت ۱۰/-

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبرز:۔ ۶۰۶، ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یک بام و دو ہوا

تعصّب کی آگ بھڑکانے میں "نوائے وقت" کی افسوسناک روش

روزنامہ "نوائے وقت" نے جو کسی زمانہ میں بہت سنجیدہ اور باوقار اخبار شمار ہوتا تھا ایک عرصہ سے انتہائی افسوسناک روش اختیار کی ہوئی ہے۔ ایک طرف وہ تعصّب کی پُرزور مذمّت کرتا ہے اور دوسری طرف تعصّب کی آگ بھڑکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ مثال کے طور پر ۱۹؍جون ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں اُس نے مبصر کے قلم سے "تعصّبات کی آندھی" کے زیرِ عنوان ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں علاقائی اور لسانی تعصّب کی پُرزور مذمّت کی گئی ہے چنانچہ مبصر صاحب رقمطراز ہیں:-

"کسی ملک کے اکثریت رکھنے والے طبقوں کے لئے علاقائی اور لسانی تعصّبات کو اُبھار کر بڑے اندوہناک حالات پیدا کئے جا سکتے ہیں جبکہ اکثریتیں بھی بٹی ہوئی ہوں۔ اِس صورت کو سیاسی طالع آزما زیادہ پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔ اِس لئے جن ملکوں میں مختلف نسلوں کے لوگ آباد ہیں ان کو قومی اتحاد کے برقرار رکھنے کے لئے بڑے حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔"

علاقائی اور لسانی تعصّبات کی ہلاکت آفرینی سے خبردار کرنے کے ساتھ ساتھ "نوائے وقت" کے مدیرِ شہیر نے اسی صفحہ پر جو اداریہ "قادیانی مسئلہ" کے زیرِ عنوان شائع کیا ہے وہ فرقہ وارانہ تعصّب کو ہوا دینے اور عوام کو اشتعال دلانے کی انتہائی مذموم کوشش کا آئینہ دار ہے حالانکہ تعصّب علاقائی اور لسانی ہو یا مذہبی اور فرقہ وارانہ وہ ہر صورت اور ہر شکل میں انتہائی مضرت رساں اور قابلِ مذمّت ہوتا ہے۔ سیاسی طالع آزما اسے بھڑکا کر قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں بآسانی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ عجیب دو رُخی پالیسی ہے کہ یہ اخبار ایک سانس میں علاقائی اور لسانی تعصّبات کو اقوام و ملل، ان کے قومی تشخص اور اتحاد کے لئے تباہ کُن قرار دیتا ہے اور دوسرے ہی سانس میں مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصّب کو عملاً قابلِ ستائش گردان کر اس کے شعلے بھڑکانے اور خود اپنے ہی ملک کے قومی اتحاد کو جسے قائدِ اعظم مرحوم نے سالہا سال کی محنتِ شاقہ کے بعد ہر قسم کے تعصّبات کو کالعدم کر کے بڑی مصیبتوں سے قائم کیا تھا داؤ پر لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا اور بگلا بھگت کی طرح ظاہر یہ کرتا ہے کہ گویا وہ قوم و ملک کی بڑی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ خود ایک بہت بڑے سیاسی طالع آزما کا کردار ادا کرنے میں مصروف ہے۔

اخبار مذکور کی نام نہاد دلیل یہ ہے کہ مختلف مکاتیبِ فکر کے علماء میں اِس بارہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے اُدھر رابطۂ عالمِ اسلامی کے حالیہ اجلاس منعقدہ مکّہ مکرمہ میں "قادیانیوں" کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پاس ہو چکی ہے (ہمارے علم کے مطابق ایسی کوئی قرارداد پاس نہیں ہوئی۔ اگر حکومت اِس امر کی تصدیق کرے کہ ایسی کوئی قرارداد پاس ہوئی ہے تو پھر دیکھا جا سکتا ہے) اِس لئے انہیں پاکستان میں فی الفور غیر مسلم اقلیت قرار دے دینا چاہیئے۔ حالانکہ تخریب کاری پر اتحاد و اتفاق نہ صرف یہ کہ سراسر بے معنی ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ایسا اتحاد مختلف مسائل کے بارہ میں قبل ازیں کئی دفعہ معرضِ وجود میں آیا لیکن وقت نے ثابت کر دیا کہ اس کا مقصد تخریب کے سوا کچھ نہ تھا اور آگے چل کر ملّت کو اُس نام نہاد اتحاد کے بارہ میں بہت کچھ توبہ تِلّا کرنا پڑی اور آج تک اُس "اتحاد" پر نفرین ہوتی چلی آ رہی ہے۔

کون نہیں جانتا کہ سر سیّد احمد خاں مرحوم پر جنہیں نظریۂ پاکستان کے اوّلین معماروں میں شمار کیا جاتا ہے اور جنہیں پُوری قوم اپنا ایک عظیم محسن تسلیم کرتی ہے نہ صرف برّصغیر کے تمام علماء نے بلکہ مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے تمام مفتیانِ کرام نے متفقہ طور پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اور انہیں کافر، ضال، مردود اور ابلیسِ لعین کا خلیفہ قرار دیا تھا۔ خدا بھلا کرے مولانا حالی مرحوم کا کہ انہوں نے عالمِ اسلام کے ان علماءِ کرام اور مفتیانِ عظام کے متفقہ فتاویٰ کو اپنی کتاب حیاتِ جاوید میں محفوظ کر دیا تاکہ آنے والی نسلیں انہیں پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔ ذیل میں ہم حیاتِ جاوید سے ان میں سے بعض فتاویٰ کے خلاصے درج کرتے ہیں۔ مکّہ معظمہ کے چاروں مذاہبِ اہلِ سُنّت کے مفتیانِ دین نے متفقہ طور پر لکھا:-

"یہ شخص (یعنی سر سیّد احمد خاں) ضال و مردود ہے بلکہ ابلیسِ لعین کا خلیفہ ہے، اس کا فتنہ یہود و نصاریٰ کے فتنے سے بھی بڑھ کر ہے۔ خدا اس کو سمجھے۔ ضرب و حبس سے اس کی تادیب کرنی چاہیئے۔"

اور مدینہ منوّرہ کے علماء نے اپنے فتویٰ میں لکھا:-

"جو کچھ درالمختار اور اس کے حواشی سے معلوم ہوتا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ شخص یا تو ملحد ہے یا شرع سے کفر کی طرف مائل ہو گیا ہے۔ اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کرے تو قتل نہ کیا جائے ورنہ اس کا قتل واجب ہے۔"

اور سر سیّد احمد خاں مرحوم کے قائم کردہ علیگڑھ کالج کے متعلق حرمین شریفین کے علماء نے اپنے فتویٰ میں تحریر کیا:-

"یہ مدرسہ جس کو خدا برباد کرے اور اس کے بانی کو خدا ہلاک کرے اس کی اعانت جائز نہیں۔ اگر یہ مدرسہ تیار ہو جائے تو اس کو منہدم کرنا اور اسکے مددگاروں سے سخت انتقام لینا واجب ہے۔"

آگے چل کر زمانہ نے ثابت کر دیا کہ برّصغیر نیز مکّہ و مدینہ کے علماء کا یہ اتحاد و اتفاق محض تخریب کاری پر مبنی تھا۔ وقتی طور پر ہاں میں ہاں ملانے کے سوا ان فتاویٰ کا کوئی مستقل اور دیرپا ردِّعمل نہیں ہوا۔ دُنیا ان فتویٰ باز علماء اور مفتیانِ دین کو بھول چکی ہے اور اگر مولانا حالی ان فتووں کو اپنی کتاب میں درج نہ کرتے تو انہیں بھی کبھی کا بھلایا جا چکا ہوتا۔ برخلاف اس کے پوری ملّتِ اسلامیہ سر سیّد احمد خاں مرحوم کو (ان کے بعض دینی نظریات سے اختلاف کے باوجود کیونکہ وہ بھی نبوّتِ محمّدیہ کے فیضان کے طور پر ظلّی نبوّت کے تا قیامت اجراء کے قائل تھے) سر آنکھوں پر بٹھاتی اور ان کی یاد پر محبّت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی ہے۔

اور یہ تو کچھ زیادہ دُور کی بات نہیں کہ انہیں لوگوں میں سے ایک طبقہ نے جو آج احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں خود بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم مرحوم کو "کافرِ اعظم" کے خطاب سے نوازا تھا۔ پھر مختلف اسلامی فرقوں کے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتووں کے جو پشتارے لگے ہوئے ہیں ان سے کون واقف نہیں۔ اگر ان متفقہ فتاویٰ کے پیچھے چلا جائے تو احمدی ہی نہیں کوئی فرقہ بھی مسلمان نہیں رہتا۔

"نوائے وقت" کے مدیرِ شہیر آج فرقہ وارانہ تعصّب کی آگ بھڑکا کر احمدیوں کو بعجلت غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر زور دے رہے ہیں لیکن جس آگ کو وہ ہوا دے رہے ہیں اگر وہ ایک دفعہ بھڑک اٹھی تو پھر وہ بجھائے نہ بجھے گی اور ایک ایک کر کے تمام فرقوں کو اقلیتی فرقوں میں تبدیل کر کے رکھ دے گی اور یہ ملک اقلیتوں کا ملک بن کر رہ جائے گا۔

اے کاش مدیر "نوائے وقت" نہ صرف خود ہوش کریں بلکہ قومی لحاظ سے ہوش پر جوش کو غالب کرنے کی تباہ کُن روش سے باز آ کر اِس ملک اور اِس قوم کی حالت پر رحم کھائیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کمی ہے۔ احباب درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

نیز آپ نے فرمایا ہے کہ آپ دعا تو مجموعی طور پر سب کے لئے کرتی ہیں مگر آجکل ہم سب کو جس دعا پر زور دینا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے روشن نشان کے ساتھ اس کی خاص نصرت اور فضل آئے اور اللہ تعالیٰ اسلام کو غلبہ اور فتحِ عظیم، فتحِ مبین بخشے۔

آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴